سوال

نالین پڑ(134)یں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نی ولاالدالین اوراہل حدیث ولاالضالین پڑھتے ہیں۔ کس کا پڑھنا صحیح ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

۔(21اپریل1916)

استفتاء بابت تحقیق حرف ضاد۔

اِت علماء کرام کیا فرماتے ہیں اس بارے میں کہ عام طور سے بعض جگہ ضاد کو مشابہ بمخرج دال پڑھتے ہیں۔ جیسا کہ رضی اللہ کوردی اللہ۔ ولاالضالین کو ولاالدالین اور عید الاضحیٰ کو عید الدحیٰ وغیرہ۔ مگر اکثر مقامات پر ضاد کو ضاد ہی پڑھتے ہیں۔ مثلاً ماہ رمضان کو رمدان۔ حضرت کو حدرت اور مرض کو مرد وغیرہ نہیں

ہے کہ حرف ضاد کو دال کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اور یہ کہ وہ ظا کے ساتھ اپنی اکثر صفات میں مشابہ ہے۔ مگر ظا سے بھی وہ جداگانہ حقیقت رکھتا ہے پس جو شخص اس کو خالی ظا پڑھے۔ وہ اور جو شخص خالی دال پڑھے وہ دونوں تبدیل حرف کے مرتکب ہیں۔ اور جو شخص ضاد کے ادا کرنے کے قصد سے پڑھے۔ او

رکے اعتبار سے تو بہت اہم ہے۔ لیکن فساد صلوٰۃ یا عدم فساد صلوٰۃ کے لحاظ سے اس قدر اہم نہیں ہے۔ جس قدر کے آجکل لے لوگوں نے سمجھ رکھا ہے۔ پس نماز کے ہونے نہ ہونے کو اس مسئلہ پر موقوف کرنا تجوید کے مسئلہ کو فقہی بحث میں لا ڈالنے کے مترادف ہے۔ اس لئے اتنا ہی سمجھ لینا کافی ہے۔ کہ

(الجمعیۃ دہلی 16 مارچ سنہ رواں۔ اہل حدیث 22 محرم 1357ھ)

مذید تشریح

از قلم حضرت مولانا عبدالجلیل صاحب رحمانی شیمنیاں ضلع بستی۔

ریف نے حرف ''ض'' کو مشتبہ الصوت بالظاء یا مشتبہ الصوت بالدال ہونے کے متعلق جو تحقیق انیق ارقام فرمائی ہے۔ اس کا ایک ملخص ہم ناظرین کی دلچسپی کے لئے زیل میں درج کرتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ لقمق وامعان سے دیکھ کر مذہب منصور کے حق میں تعصب سے الگ ہوکر صحیح فیصلہ کیا جائے۔

مخارج حروف ثلاثہ

سے پہلے ہم ض۔ ظ۔ د۔ ان حروف ثلاثہ کے مخارج کو بطریق لف ونشر الگ الگ بیان کرتے ہیں۔ اس کے بعد ان کی باہمی مشابہت ومناسبت اور اتحاد تلفظ وتقارب فی السمع پر روشنی ڈالیں گے۔ ان شاء اللہ۔

ف ضاد کے متعلق علامہ قاضی ناصر الدین البیضاوی اپنی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں۔

والضاد من اصل حافۃ للسان ومایلیھا من الاضراس

نی ضاد کا مخرج زبان کا پورا کنارہ ایئں یا بائیں طرف کی داڑھ ہے۔ نیز رضی وشافیہ او کتب تجوید میں بھی مرقوم ہے۔

الضاد المعجمۃ من اول حافۃ اللسان ومایلیہ من الاضراس من الجانب الایسر وقیل من الایمن کذافی التقان

لمتکلمین علامہ فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی تفسیر میں یہی لکھا ہے۔

ضاد من حافۃ للسان ومایلیھا من الاضراس

امہ جاراللہ زمخشری رحمۃ اللہ علیہ بھی تفسیر کشاف میں یہی لکھتے ہیں۔

مخرج الضاد من اصل حافۃ للسان ومایلیھا من الاضراس

ر حرف ظ کے مخرج کے متعلق اتقان میں ہے۔ یعنی صرف ظ کا مخرج اوپر کے دونوں دانتوں ثنایا۔ علیا۔ اور زبان کی نوک ہے۔ اور صرف د کے متعلق اسی اتقان میں یوں ہے۔

وللطاء والدال والتاء من طرفہ واصول الثناء العلیا مصعدا الی العنک الخ

ی دال کا مخرج زبان کی نوک اور اوپر کے دونوں دانتوں ثنایا علیا کی جڑ ہے۔

صفات حروف ثلاثہ

ان حروف ثلاثہ کے مخارج کوجان لینے کے بعد ان کے اوصاف وصفات کی تشریح کیجاتی ہے ۔ تاکہ ان کی باہمی مناسبت ومشابہت کا مسئلہ آئندہ واضح ہوجائے ۔ حرف ض کی صفات کے تعلق کتب تجوید میں لکھا ہے ۔

الرخاوۃ والجہر والاستعلاء والاطباق والتفخیم والاستطالۃ والاصمات من صفات الضاد المعجمۃ والتفشی عند البعض الیضا کذافی جہد المقل

ت جہر استعلاء اطباق تفخیم استطالت اصمات اور عند لبعض تفشی بھی ہے ۔ نیز بعض کتب تجوید میں ض کی صفات میں سے سکون کو بھی شمار کیا گیا ہے ۔ اور حروف ظا کی صفات کے متعلق علامہ محمد مرعشی لکھتے ہیں ۔

الاصمات والجہر الرخاوۃ والاستعلاء والاطباق والتفخیم من صفات الظاء المعجمۃ کذافی جہد المقل وشرحہ وفی منہاج النشر اسکون ایضا

مات ۔ جہر ۔ رخاوت ۔ استعلاء ۔ اطباق ۔ تفخیم ۔ سکون حرف ظاء کی صفتیں ہیں نیز اسی کتاب میں صفات دال کے متعلق یوں مرقوم ہے ۔

القلقلۃ والشدۃ والاصمات والانفتاح والتوفیق والاستعسفال من صفات الدال المہولۃ

یعنی ۔ قلقلہ ۔ شدت ۔ اصمات ۔ انفتاح ۔ ترفیق ۔ استذطال ۔ دال کی صفات ہیں ۔

مشابہت حروف ثلاثہ

ىفات حروف ثلاثہ بیان کرنے کے بعد حرف ض وظ ۔ کے تشابہہ واشتراک فی الصفات کے متعلق ہم ذیل میں علماء تجوید کی تحقیق نقل کرتے ہیں ۔

الضاد والظاء اشترکا صفۃ جہر اور خاوۃ واستعلاء والنفردت الضاد بالاستطالہکذافی الاتقان

یعنی ض وبجز استطالۃک باقی تمام صفات میں متحد ہیں ۔ علامہ موصلی حنبلی نے شرح شاطبیہ میں لکھا ہے ۔

ي

ذال مشابہۃ الصوت ہیں ۔ اور ضاد وظائے کے اندر اگر مخرج حقیقی ار استطالۃ کا فرق نہ ہوتا ۔ تو دونوں عین ہوتے ۔ اسی مشابہت کو علامہ فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کبیر میں یوں فرماتے ہیں ۔

وبیان المشابہۃ من وجوہ الاول انہما من حروف المجہورۃ والثانی انہا من الحروف الرخاوۃ والثالث انہا من الحروف المطبقۃ الخ

نیز علامہ محمد بن جزری لکھتے ہیں ۔

والناس یتفاوتون فی النطق بالضاد فمنہم من یجولہ ظاء لان الضاد یشارک الظاء فی صفاتہا کلہا ویزید علی الظاء بالاستطالۃ ولولا استطالۃ واختلاف المخرجین لکانت ظاء وہم اکثر الشامیین وبعض اہل المشرق

ی ادائیگی میں مختلف ہیں ۔ بعض لوگ ضاد کو ضائع پڑھتے ہیں ۔ کیونکہ اکثر صفات میں شریک ہے ۔ اگر استعالت اور اختلاف مخرجین کا فرق نہ ہوتا تو ضاد وعین ظائے ہوجاتا ۔ اکثر شامیوں اور اہل شرق کا یہی مذہب ہے ۔ قصیدہ جزیہ میں بھی اسی ہی مشابہت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ۔

واضاد باستطالۃ ومخرج میز عین الظاء وکلہا تجی

ات منقولہ بالا اور حروف ثلاثہ کی صفات سے کالشمس فی نصف النہار واضح ہوگیا ۔ کہ حرف ضاد وظوئے دونوں آٹھ نو صفات میں متحد ہیں لیکن حرف ضاد ودال میں کوئی مناسبت ومشابہت نہیں بلکہ ان میں تبائن ہے ۔ ان دونوں کے اوصاف پر غور کیجئے ۔ ضاد میں رخاوت ہے ۔ تو دال میں شدت ضاد ساکنہ ہے د

اہل لسان اور فقہاء

بہت وتضاد کے بیان کرنے کے بعد اب ہم اہل لسان اور فقہاء کے اقوال نقل کرتے ہیں ۔ تاکہ واضح ہوجائے کہ ضاد کو مشتبہ الصوت بالظاء پڑھنا چاہیے ۔ یا بالدال مشہور ومعروف مورخ ابن خلکان اپنی تاریخ میں زیر ترجمہ ابن الاعرابی لغوی لکھتے ہیں ۔

وکان (ای ابن الاعرابی) یقول جائز فی کلام العرب ان یعاقبوا بین الضماد والظاء فلا یخطی من یجعل ہذہ فی موضع ہذہ وینشد

ىدا شکو من خلیل اودہ ثلاث خلال کلہا لی غائض

بالضا ویقول ہکذا سمعتہ من فصحاء العرب

ابی کہتے تھے کہ کلام عرب میں ضاد کو ضوئے کی جگہ میں اور ضوئے کو ضاد کی جگہ میں پڑھنا چاہیے ۔ جو شخص ایسا کرے خاطی نہ ہوگا ۔ پھر اس شعر کو پڑھتے جس میں ظوئے کی جگہ ضاد پڑھنا فصحاء عرب سے ثابت ہوتا ہے ۔ نیز علامہ محمد بن محمد جذری لکھتے ہیں ۔

وحکی ابن جنی فی کتاب التنبیہ وغایرہ ان من العرب من یجعل الضاد ظاء مطلقا فی جمیع کلامہم وہذا اقریب وفیہ توسع للعامۃ کذافی التمہید للجزری

للقاظوے ہی پڑھتے ہیں نیز علامہ جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔ ابدال الضاد ظائ وھی لغۃ اکثر اھل العرب الخ یعنی ضاد کو ضوے سے بدلنا اکثر اہل عرب کی لغت سے ثابت ہے ۔ اسی مفہوم کی تائید فقہاء کرام بھی فرماتے ہیں ۔ فتاویٰ قاضی خان میں ہے ۔

لو قرا الضالین بالظاء اوالزال لا تفسد صلوتہ ولو قرء بالدالین تفسد صلوۃ

ظالین یا الذالین ظوئے اور ذال کے ساتھ پڑھے ۔ تو نماز ہوجائے گی ۔ اور اگر الدالین دال کے ساتھ پڑھے تو نماز فاسد ہوجائے گی ۔ تفصیل کے لئے بزازیہ در مختار ۔ ۔ عالمگیریہ ۔ خلاصۃ الفتاویٰ ۔ غنیۃ المنتملی ۔ جزریہ ۔ رسائل ارکان ۔ وغیرہ کتب فقہ حنفیہ نیز فتویٰ مولنا عبدالحئ صاحب لکھنوی ملاحظہ فرمایئے ۔

نتیجہ

ماسبق میں جو تقریر بطراز مقدمات تحریر کی گئی ہے ۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حرف ضاد وظوئے اکثر اوصاف صفات میں متحد ہوئے ۔ اور اہل عرب کے کلام سے ضاد کو ظوئے پڑھے ۔ اور علماء تجوید کے کلام اور فقہائے عظام کے فتاوے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ضآد کو مشتبہ الصوت بالظوئے پڑھ سکتے ہیں ۔ ا

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 99

محدث فتویٰ